سوال

میرے والد صاحب اپنے ملک واپس چلے گئے ہیں وہ کفریہ ملک میں نہیں رہنا چاہتے تھے ، اب وہ چاہتے ہیں کہ ان کا سارا خاندان بھی واپس چلا جائے ، لیکن میری والدہ نہیں جانا چاہتی ان کا کہنا ہے کہ اولاد اپنی تعلیم مکمل کرلیں کیونکہ اب یونیورسٹی کی تعلیم شروع کرنے والے ہیں وہ ان پر ظلم نہیں کرنا چاہتی میرا سوال یہ ہے کہ اگر میری والدہ میرے والد صاحب کی بات نہیں مانتی تو کیا وہ گنہگار ہونگی یا نہیں ، اور کیا اللہ تعالی انہیں اس کی سزا دیگا ، اور اس سلسلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے ، کیونکہ میری والدہ واقعتا نہیں جانا چاہتی اور میری خالائیں بھی والدہ کو نہ جانے کا کہتی ہیں کیونکہ وہاں جنگ ہورہی ہے کیا کیا جائے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

کفریہ ممالک میں رہنے کی کچھ شروط ہیں ان شروط کے بغیر وہاں رہنا جائز نہیں ، اہم شروط میں یہ ہے کہ :

وہاں مقیم شخص دین پر عمل کرنے والا ہو اور شہوت والی اشیاء سے اجتناب کرے ، اور علم و بصیرت رکھتا ہو جو ایسے شبہات سے محفوظ رکھے ، اور دینی امور اور شعار کا اظہار کرسکتا ہو ، اور اسے اپنے اور بیوی بچوں کے دین و عزت عصمت کا کوئی خطرہ نہ ہو

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (13363) اور (27211) کا مطالعہ کریں

دوم :

بیوی پر لازم ہے کہ وہ خاوند کی اطاعت کرتے ہوئے جہاں خاوند منتقل ہوا ہے وہیں اس کے ساتھ جائے ، الا یہ کہ بیوی نے عقد نکاح میں شرط رکھی ہو کہ اس کا خاوند اسے ملک اور علاقے سے کسی دوسرے ملک نہیں لے کر جائے گا تو پھر اس شرط پر عمل کیا جائیگا

یا پھر اگر کسی دوسری جگہ جانے میں ظاہرا اور معتبر نقصان اور ضرر ہو جیسا کہ اگر کسی ایسے ملک میں جانا چاہتا ہو جہاں جنگ ہورہی ہے ، اور ظن غالب ہو کہ وہاں جانے سے بیوی کو بھی نقصان و ضرر ہوسکتا ہے ، اور بیوی کو جیل وغیرہ بھیجا جاسکتا ہو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کو لے کر کہیں دوسری جگہ سفر پر جائے ؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو سفر پر لے کر جایا کرتے تھے ، لیکن اگر سفر خطرناک ہو تو پھر بیوی کو ایسا کرنا لازم نہیں " انتہی

دیکھیں : المغنی (223/7).

اور کشاف القناع میں درج ہے :

"خاوند کو اپنی بیوی کو سفر پر لے جانے کا حق حاصل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی بیویوں کو سفر پر اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے، لیکن اگر سفر خطرناک ہو، مثلا راستہ یا پھر جہاں جا رہا ہے وہ خطرناک ہو تو پھر بیوی کی اجازت کے بغیر اسے سفر پر نہیں لے جا سکتا

کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ:

"نہ تو خود ضرر اٹھائے اور نہ ہی کسی کو ضرر دے"

یا پھر بیوی نے شرط رکھی ہو کہ وہ اپنے علاقے اور ملک سے باہر نہیں جائیگی تو اسے اپنی شرط پر رکھا جائیگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"سب سے زیادہ وہ شرطیں پوری کی جانے کی حقدار ہیں جن کے ساتھ تم شرمگاہ کو حلال کرتے ہو" انتہی

اپنے بچوں کی تعلیم کی بنا پر اسے اپنے خاوند کے ساتھ جانے سے نہیں رکنا چاہیے کیونکہ تعلیم تو کئی جگہوں پر حاصل کی جا سکتی ہے، اور پھر تعلیم کے کئی وسائل و طریقے ہیں مثلا گھر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا، اور پرائیویٹ طور پر بھی، اولاد کی منفعت کی خاطر بیوی کا اپنے خاوند کی نافرمانی کرنا صحیح نہیں ہے

سوم:

آپ پر بھی اپنے والد کی اطاعت کرنا لازم ہے، اگر وہ آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو آپ انکار مت کریں، لیکن اگر آپ کے ملک میں آپ کو کوئی خطرہ ہو تو پھر نہیں، والد کے مقام و مرتبہ اور حقوق تو کسی پر مخفی نہیں، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس حکم کو اللہ تعالی نے اس حکم کو اپنی اطاعت اور توحید کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے

اور یہ گمان رکھنا کہ والد اپنی اولاد کی مصلحت کا خیال نہیں رکھتا غالب طور پر یہ گمان غلط ہوتا ہے، کیونکہ باپ تو فطرتی طور پر اپنی اولاد کے لیے شفیق ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات کسی دینی یا دنیاوی مصلحت کی خاطر اس شفقت کو پس پشت ڈال دیتا ہے

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی آدمی کو اپنی اولاد کی حفاظت کرنے اور انہیں تباہی اور نقصان کے اسباب سے محفوظ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے فرشتے سخت اور شدید فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی معصیت و نافرمانی نہیں کرتے، اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اسے بجالاتے ہیں التحریم (6).

اور حدیث میں وارد ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خبردار تم میں سے ہر ایک ذمہ دار اور حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کا جواب دے گا، اور آدمی اپنے بیوی بچوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7138) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

امام بخاری اور مسلم رحمہم اللہ کی روایت کردہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ معقل بن یسار المزنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالی جس بندے کو بھی کسی کا ذمہ دار اور حاکم بنائے اور وہ شخص اپنی رعایا سے دھوکہ کرتا ہوا فوت ہو جائے تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر(7151) صحیح مسلم حدیث نمبر(142).

اس میں کوئی تعجب نہیں کہ ایک باپ اپنی اولاد کو کفریہ ممالک سے دور رکھنا چاہتا ہے، اور اسے ان کے خراب اور منحرف ہونے کا خدشہ ہے، وہ دنیا کے مقابلہ میں دین کو ترجیح دے رہا ہے، اس لیے اگر اس کا اپنے ملک جانے میں کوئی خطرہ نہیں بلکہ پرامن ہے تو اس کے سارے خاندان کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ جائے اور اس کی اطاعت کرے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

148906